از عدالتِ عظمیٰ[1]

سُرین سنگھ (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے ودیگراں

بنام

مہینگا (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے۔

تاریخ فیصلہ: 1 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 / ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ، 1872:

مقدمہ-درخواست کریں کہ یہ دھوکہ دہی، غلط بیانی اور بغیر غور کے حاصل کیا گیا تھا-ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا-اپیلٹ عدالت نے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا-عدالتِ عالیہ نے شواہد پر غور کیا اور اپیلٹ عدالت کی ڈگری کو الٹ دیا اور ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی-قرار پایا کہ: ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ عدالت کے متنوع خیالات کے پیش نظر، عدالت عالیہ کو سوال میں جانے اور نتیجہ قلمبند کرنے پر مجبور کیا گیا-مادی ثبوت اور متعلقہ حالات جن کی پہلی اپیلٹ عدالت نے توثیق نہیں کی — اس لیے عدالت عالیہ نے صحیح طریقے سے یہ عمل کیا تھا-حقیقت کی تلاش ہونے کی وجہ سے مزید مداخلت کی ضرورت نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2195، سال 1977۔

آر ایس اے نمبر 878، سال 1964 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 27.9.76 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس کے گمبھیر۔

جواب دہندگان کے لیے کے کے موہن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آر ایس اے نمبر 878، سال 1964، مورخہ 27 ستمبر 1976 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔اپیل کنندگان / مدعیوں کو عدالت عالیہ نے اس نتیجے پر غیر موزوں قرار دیا کہ بیع نامہ پر غور کیے بغیر (نمائش پی-1) 29 ستمبر 1959 کو بیع نامہ اور اندراج کیا گیا تھا۔اپیل گزاروں کے وکیل، شری ایس کے گمبھیر نے دلیل دی کہ یہ سوال کہ آیا غور منظور کیا گیا ہے، خالصتاً حقیقت کا سوال ہے۔اپیلٹ عدالت نے اس پہلو کو عدالت برائے حقائق کے طور پر لیا ہے اور ایک نتیجہ اخذ کیا ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے اس کا الٹ جانا غیر قانونی ہے۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ مقدمے میں جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ بیع نامہ دھوکہ دہی، غلط بیانی اور بغیر غور کے حاصل کیا گیا تھا۔ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔لیکن اپیل پر، اپیلٹ عدالت نے اس نتیجے کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ نہ تو دھوکہ دہی کی گئی اور نہ ہی غلط بیانی کی گئی۔بیع نامہ کے تحت مناسب غور و فکر کیا گیا۔اس لیے یہ ایک درست بیع نامہ ہے۔عدالت عالیہ نے شواہد پر غور کرنے کے بعد بالآخر یہ نتیجہ ریکارڈ کیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اپیل گزاروں نے ادائیگی کی تھی۔اس سلسلے میں، عدالت عالیہ نے خود اپیل کنندہ کے رکھے ہوئے کھاتوں کا جائزہ لیا ہے اور یہ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

> "کہ جواب دہندگان / اپیل کنندگان کی طرف سے یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا ہے کہ باہی کے کھاتے اور بانڈ کی بنیاد پر اپیل کنندگان / جواب دہندگان کی طرف سے 2350 روپے ان کے واجب الادا تھے۔جواب دہندگان کی طرف سے یہ بھی ثابت نہیں ہوا ہے کہ 1650 روپے کی رقم انہوں نے اپیل گزاروں کو ادا کیا تھا۔

مذکورہ نتیجے کی بنیاد پر، عدالت عالیہ نے اپیلٹ عدالت کی ڈگری کو الٹ دیا ہے اور مختلف وجوہات کی بنا پر ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی ہے۔اگرچہ عام طور پر عدالت عالیہ نے اپیلٹ عدالت کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے نتائج میں مداخلت نہیں کی ہوگی، لیکن ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ عدالت کے متنوع خیالات کے پیش نظر، عدالت عالیہ کو سوال میں جانے اور نتیجہ ریکارڈ کرنے پر مجبور کیا گیا۔پہلی اپیلٹ عدالت نے مادی شواہد اور متعلقہ حالات کی توثیق نہیں کی تھی۔اس لیے عدالت عالیہ نے یہ مشق کی تھی۔یہ حقیقت کی تلاش ہونے کی وجہ سے، ہمیں یہ اپنی مزید مداخلت کے لیے موزوں دعوای نہیں لگتا۔

اس لیے اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔لیکن حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document